گھریلو نوک جھونک کے سبب شادیوں کی حوصلہ شکنی جائز نہیں

فضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ

(سنئیر پروفیسر جامعہ ام القری ومدرس مسجد الحرام، مکہ مکرمہ)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: علمني ديني 48 - على جدران الفيسبوك، الإصدار الثاني.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ بلاشبہ گھریلو نوک جھونک بیویوں کے درمیان ہوجایا کرتی ہیں، اور ایسا ازدواجی زندگی میں ہوجاتا ہے، جس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم شادیوں کی ہی مذمت کرنے لگیں۔ اور ایسا نیک شوہروں اور ان کی نیک بیویوں کے درمیان بھی ہوسکتا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں دو گروہ میں تھیں۔ چناچہ ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ تھیں اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور نبی ﷺ کی بقیہ تمام بیویاں رضی اللہ عنہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت کا علم تھا اس لیے جب کسی کے پاس کوئی تحفہ ہوتا اور وہ اسے رسول ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کرنا چاہتا تو انتظار کرتا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی باری ہوتی تو تحفہ دینے والے صاحب اپنا تحفہ آپ ﷺ کی خدمت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ والیوں نے آپس میں مشورہ کیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں تاکہ آپ ﷺ لوگوں سے فرمادیں کہ: جسے آپ کے یہاں تحفہ بھیجنا ہو تو آپ ﷺ اپنی بیویوں میں سے جس کسی کے بھی گھر ہوا کریں وہیں بھیج دیا کرے۔ چنانچہ ان بیویوں کے مشورہ کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی لیکن آپ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان خواتین نے پوچھا تو انہوں نے بتادیا کہ مجھے آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان ازواج مطہرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو۔ انہوں نے بیان کیا پھر جب آپ کی میرے پاس باری آئی تو دوبارہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازواج مطہرات نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ: پوچھتی رہو یہاں تک کہ آپ ﷺ آپ کو اس بارے میں ضرور کوئی جواب دیں۔ اب جب ان کی باری آئی تو انہوں نے پھر کہا، جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ دو کیونکہ بے شک اپنی بیویوں میں سے کسی کے کپڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے سوائے عائشہ کے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ﷺ کے اس ارشاد پر انہوں (ام سلمہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں۔

پھر ان ازواج مطہرات نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ذریعہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ کہلوایا کہ: بے شک آپ کی بیویاں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں اللہ کے لیے آپ سے عدل و انصاف چاہتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی آپ ﷺ سے اس بارے میں بات کی جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میری پیاری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں، اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازواج کو اطلاع دی۔ انہوں نے ان سے پھر دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لیے کہا مگر آپ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ جانے سے انکار کر دیا۔

پھر انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا تو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں مگر انہوں نے بہت سخت گفتگو کی اور کہا کہ: بے شک آپ کی بیویاں ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے اللہ کے لیے عدل و انصاف مانگتی ہیں۔ اور ان کی آواز اونچی ہو گئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی ہوئی تھیں کہ انہوں (زینب) نے براہ راست ان کے منہ پر انہیں بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ: عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بول پڑیں اور زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کے ایسے کھرے جواب دینے لگیں کہ آخر ان کا بولنا بند کروادیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ:

”إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ“[1]

(یہ ہے ابو بکر کی بیٹی)۔

---

[1] صحیح بخاری 2581۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔